

## 36410 - بنك سے قسطوں پر گاڑی خرید کر بیچنا اور اس سے حاصل کردہ رقم شادی میں استعمال

### کرنا

#### سوال

میں جوان ہوں اور نصف دین مکمل کرنے کی رغبت کرتے ہوئے شادی کرنا چاہتا ہوں، ایک لڑکی سے منگنی کی ہے، شادی کے بہت سے خرچے مثلاً مہر وغیرہ اور سامان تیار کرنا، لیکن میں اس کی طاقت نہیں رکھتا ایک بھائی نے مجھے یہ بتایا ہے کہ بنکوں میں مراہمہ ( نفع دینا ) کے نام سے ایک نظام موجود ہے، لہذا میں بنک گیا تو بنک کے اہلکار نے مجھے بتایا کہ کسی بھی شوروم جا کر گاڑی لے لو، بنک یہ گاڑی خرید کر آپ کے نام کر دے گا لیکن اس میں گاڑی کی اصلی قیمت ( 95000 ) ریال ہے اور ساڑھے چھ برس کی مدت پر ( 40741 ) ریال بنک نفع لے گا اور میرے پاس اس کے علاوہ کوئی اور حل نہیں کیونکہ والد صاحب بہت زیادہ مقروض ہیں اور میں نے بھی قرض لینے کی کوشش کی ہے کہ کوئی شخص مجھے بغیر نفع کے قرض دے دے لیکن بنک کے علاوہ کوئی اور نہیں ملا جو مجھے قرض دے اور بنک بھی تناسب کے حساب سے بغیر کسی بیع وغیرہ کے نفع لے رہا ہے ( یعنی مال کے بدلے مال ) جو کہ صریحا سود شمار ہوتا ہے، میں شادی کرنا چاہتا ہوں مجھے فتنہ میں پڑنے کا خدشہ ہے، برائے مہربانی فتویٰ دے کر عنداللہ ماجور ہوں ؟

#### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

آپ جس معاملہ میں پڑنا چاہتے ہیں اصلاً یہ دو معاملوں پر مشتمل ہے:

پہلا: بنک کے ذریعہ گاڑی خریدنا، یہ اس وقت تک جائز نہیں جب تک اس میں دو شرطیں نہ پائی جائیں:

پہلی شرط: گاڑی بنک کی ملکیت ہو، لہذا آپ کو گاڑی فروخت کرنے سے قبل شوروم سے بنک اپنے لیے گاڑی خریدے .

دوسری شرط: آپ کو گاڑی فروخت کرنے سے قبل بنک شوروم سے گاڑی نکال کر اپنے قبضے میں کرے .

جب معاملہ میں یہ دو شرطیں یا ان میں ایک شرط نہ پائی جائے تو معاملہ حرام ہے . مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (

36408 ) کا مطالعہ کریں .

دوسرا معاملہ:

یہ ایسی بیع ہے کہ یہ گاڑی صرف اس غرض سے ہی خریدی گئی ہے کہ مال حاصل کیا جاسکے، اور اسے تورق کا نام دیتے ہیں، یعنی چاندی کے حصول کے لیے خرید و فروخت کرنا۔

جمہور علماء کرام کے ہاں یہ ایک شرط کے ساتھ جائز ہے: کہ یہ گاڑی جس سے خریدی ہے اس کے علاوہ کسی اور کو فروخت کی جائے۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں ہے:

سوال: مسئلہ تورق اور اس کے حکم کے بارہ میں وضاحت کریں؟

کمیٹی کا جواب تھا:

مسئلہ تورق یہ ہے کہ:

ادھار سامان خریدیں اور پھر اسے آپ نے جس سے خریدا ہے اس کے علاوہ کسی اور کو اس کی قیمت سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے نقد فروخت کریں، جمہور علماء کے ہاں ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں اھ

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء ( 161 / 13 )

سوال نمبر ( 45042 ) بھی ضرور دیکھیں۔

لہذا جب دونوں معاملے مندرجہ بالا شروط کے مطابق ہوں تو آپ کے لیے ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو توفیق دے اور آپ کی مدد فرمائے۔

واللہ اعلم .